

نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام (ایک تجزیاتی مطالعہ)

ڈاکٹر عبدالعلی اچکزئی *

In the Sub-Continent Indo-Pakistan, almost on all topics related to Ahkam-al-Quran work has been done. In this regard Nail-al-Maram min Aayat-al- Ahkam writhen by Nawab Sadiq- al-Hassan is very significant one. In this Tafseer, he has explained those verse of the Holy Quran which are related to Ahkam and various Masail (Problems /Questions) has been derived from them. According to him such verses are about tow hundreds. Nail- al-Maram consists on 354 pages. In the begining, Nawab Sadiq- al- Hassan khan has writhen a preface of tow Pegs. In the end of Tafseer he has included a list of books, which consists on 5 pages. Nawab Sidiq-al-Hassan khan divided the verses related to Ahkam into tow kinds. The First kind Consists on those verses whose meanings are clear. The second kind consists on those verses where differences of opinion exist among the jurists regarding certain issues/ Problems. The author before explaining verses gives the name of that chapter where the verses is situated. He also describes the total No. of verses in that chapter and also mentions that the chapter is mekki or Medni. If there exists any difference of opinion among the mufesirin regarding contain points, he points out the differenced too. While explaining the verses the author describes the causes of revelation of verses (Shan-i-Nazool), In this regard if these exists any difference of opinion among the Ageists, he also descres it. The author has given the literal meanings of words while explaining verses related to Ahkam,describing, Apart from literal meanings, he quotes the sayings of lexicographist regarding these words. He has explained in detail Salat, Zakat, Haj, Qisas, Hilal and Haram (lawful and unlawful) Meerath (Legacy) and Mehramat-Nikah (with whom Nikah or marriage is not permissible).

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان کلام ہے اور گونا گوں علوم و حکم اور اسرار و حقائق سے بھرا ہوا ہے۔ یہ کتاب صرف امثال و قصص کی کتاب نہیں ہے، بلکہ انفرادی و اجتماعی زندگی کا ایک مکمل دستور العمل بھی ہے۔ اسی طرح یہ کتاب اصول و کلیات کی جامع ہے اور اس کے جزئیات کی تفصیل و تعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل میں ملتی ہے۔ قرآن حکیم کے یہی اصول و کلیات شریعت کی زبان میں احکام کہلاتے ہیں، انہیں

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ۔

احکام سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے علماء کرام نے ایک خاص علم ایجاد کیا، جو فقہ القرآن یا احکام القرآن کے نام سے موسوم ہے اور یہ وہ علم ہے جس میں قرآن حکیم کی آیات سے فقہی اور قانونی احکام اور مسائل کا استنباط کیا جاتا ہے۔ گویا علم تفسیر کی اس خاص نوع میں ان آیات پر بحث کی جاتی ہے جن میں احکام بیان کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ علم سب سے اہم قرار پاتا ہے، کیونکہ اس کتاب ہدایت کے نزول کا بنیادی مقصد احکام الہی کی پابندی ہے، چنانچہ قرآنی احکام اصل ہیں اور دیگر علوم و فنون انہیں احکام کا علم حاصل کرنے کے ذرائع اور اسباب ہیں۔

امام غزالیؒ کا بیان ہے کہ قرآن مجید میں احکام کی آیات پانچ سو (۵۰۰) ہیں اور بعض علماء نے صرف ایک سو پچاس (۱۵۰) آیات ہی بیان کی ہیں، کہا گیا ہے کہ شاید ان لوگوں کی مراد انہی آیتوں سے ہے جن میں احکام کی تصریح کردی گئی ہیں، کیونکہ قصص و امثال وغیرہ کی آیتوں سے بھی تو اکثر احکام مستنبط ہوتے ہیں۔ (۱)

فقہی تفسیر کے موضوع پر مفسرین نے خاص توجہ دی اور اس فن میں بے شمار کتب تحریر کیں، جن میں امام محمد بن ادریس شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) کی احکام القرآن، امام ابو بکر احمد بن علی الجصاص الحنفیؒ (م ۳۷۰ھ) کی احکام القرآن، ابوالحسن علی بن محمد الکیا ہر اسی الشافعی (م ۵۰۴ھ) کی احکام القرآن، محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربیؒ (م ۵۲۳ھ) کی احکام القرآن، ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبیؒ (م ۶۷۱ھ) کی الجامع لاحکام القرآن، علامہ جلال الدین سیوطیؒ (م ۹۱۱ھ) کی الکیل فی استنباط التنزیل، مقداد بن عبداللہ السیوریؒ (م ۸۲۶ھ) کی کنز العرفان فی فقہ القرآن، محمد علی السالیں کی تفسیر آیات الاحکام، محمد علی الصابونیؒ کی روائع البیان فی تفسیر آیات الاحکام من القرآن اور دیگر بڑے بڑے ائمہ کی تحریر کردہ تفاسیر شامل ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں بھی اس موضوع پر کسی نہ کسی انداز میں کام ہوا ہے، اس سلسلے میں شیخ احمد بن ابوسعید المعروف ملا جیون (م ۱۱۳۰ھ) کی تفسیرات احمدیہ، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی رہنمائی میں مولانا ظفر احمد عثمانیؒ (م ۱۳۹۴ھ)، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ (م ۱۳۹۵ھ)، مفتی محمد شفیعؒ (م ۱۳۹۶ھ)، مفتی جمیل احمد تھانویؒ (م ۱۳۱۴ھ) مفتی عبدالشکور ترمذیؒ (م ۱۴۲۱ھ) کی تحریر کردہ ”احکام القرآن“ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (م ۱۲۲۵ھ) نے تفسیر مظہری، مفتی محمد شفیعؒ (م ۱۳۹۶ھ) نے معارف القرآن، علامہ عبدالدائم جلالی رام پوریؒ نے بیان السبحان اور مولانا مفتی محمودؒ (م ۱۹۸۰ء) نے تفسیر محمود میں بھی قرآن حکیم کی بہت سی آیتوں سے فقہی احکام کا استنباط کیا ہے۔

احکام القرآن کے موضوع پر ایک اور نمایاں تفسیر نواب صدیق حسن خان کی تفسیر نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام ہے، اس مضمون میں اسی تفسیر کا مطالعاتی تجزیہ پیش نظر ہے۔ مذکورہ تفسیر کے مؤلف نواب صدیق حسن خان ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۸ھ بمطابق ۱۱۴ اکتوبر ۱۸۳۲ء بروز اتوار بانس بریلی میں سید اولاد حسن کے گھر پیدا ہوئے۔ بانس بریلی آپ کا نھیالی شہر تھا، جبکہ آبائی وطن قنوج ہے۔ اسی بناء پر آپ قنوجی بھی کہلاتے ہیں، آپ کا نام صدیق حسن بن اولاد بن علی بن لطف اللہ حسینی بخاری قنوجی ہے۔ آپ کا سلسلہ تین واسطوں سے سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ آپ کے آباء واجداد دینی و دنیوی اعتبار سے بلند مقام پر فائز تھے۔

پانچ سال کی عمر میں آپ کے والد داغ مفارقت دے گئے۔ والد گرامی کی وفات کے بعد آپ نے اعلیٰ عادات و اطوار کی مالک اپنی والدہ کی سرپرستی اور گود میں پرورش پائی، جنہوں نے اپنی کسمپرسی اور عمر و تنگدستی کی حالت کے باوجود آپ کی اعلیٰ تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آپ کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا شوق تھا۔ آپ نے ابتدائی کتابیں گھر پر پڑھیں، اس کے بعد آپ دہلی چلے گئے اور وہاں پر شہرہ آفاق محدث مفتی محمد صدر الدین خان سے تمام علوم و فنون کی کتب سبقاً پڑھیں اور سند فراغت حاصل کی۔ دہلی میں دو برس گزارنے کے بعد اکیس سال کی عمر میں واپس قنوج تشریف لائے، تو آپ کو فکر معاش دامن گیر ہوا، اس لئے روزگار کے لئے ریاست بھوپال چلے گئے جہاں اس وقت سکندر بیگم کی حکومت تھی۔ وہاں پر آپ نے ملازمت اختیار کر لی۔ چند سال ملازمت کرنے کے بعد واپس اپنے وطن قنوج آ گئے۔ اسی دوران ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ پھا ہو گیا۔ قنوج بھی اس ہنگامہ کی لپیٹ میں آیا، جس کی وجہ سے آپ اپنے اہل خانہ سمیت بلگرام چلے گئے۔ جب ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ ختم ہوا، تو آپ ٹونک چلے گئے اور یہاں سے ۱۸۵۹ء میں سکندر بیگم والیہ بھوپال کی طلبی پر بھوپال پہنچے اور وہاں آپ کو ریاست کی تاریخ نگاری کی ذمہ داری سونپی گئی۔ یہاں پر آپ ۱۸۶۰ء میں منشی جمال الدین خان نائب اول ریاست بھوپال کی دختر ذکیہ بیگم کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے، اس طرح آپ کو ریاست میں ایک اہم رکن کی حیثیت حاصل ہوئی۔

رئیسہ بھوپال نواب سکندر جہاں بیگم ۱۸۶۸ء کو انتقال فرما گئیں اور ان کی صاحبزادی نواب شاہجہان بیگم تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوئیں۔ ۱۸۷۱ء میں شاہجہاں بیگم کا نکاح نواب صدیق حسن خان کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس شادی کے بعد آپ کو مملکت میں اہم مقام حاصل ہو گیا اور آپ وزیر اعظم کے منصب تک جانچنے، نیز آپ کو نواب، والا جاہ اور امیر الملک جیسے خطابات سے سرفراز کیا گیا۔ بعد ازاں ۱۸۸۵ء میں آپ پر مختلف

الزامات عائد کئے گئے، جس کی بناء پر آپ کو تمام مناصب اور خطابات سے معزول و برخواست کر دیا گیا۔ علم و عمل کا یہ عظیم نمونہ اور ریاست بھوپال کا عادل حکمران ۵۹ برس کی مختصر زندگی گزارنے کے بعد بالآخر ۲۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۰۷ھ بمطابق ۲۰ فروری ۱۸۹۰ء کو اس جہاں فانی سے جہان ابدی کے لئے چلا گیا۔ آپ کی مستند تالیفات کی تعداد ۲۲۲ ہیں، آپ کی کتب عربی، فارسی اور اردو زبان میں ہیں۔ آپ نے جن موضوعات پر کتب تالیف کی ہیں، وہ حسب ذیل ہیں:

تفسیر، حدیث و علوم حدیث، فقہ و اصول فقہ، عقائد، علم الآخرة، تاریخ و طبقات، عربی لغت و ادب و صرف، علم الکلام و بدیع، عربی شاعری، منطق، تصوف، سیر و سوانح و مناقب، اخلاقیات، سیاسیات، مہلکات، منجیات، اور دیگر موضوعات۔ عربی زبان میں آپ کی دو تفاسیر مشہور ہیں، فتح البیان فی مقاصد القرآن اور نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام۔ (۲)

مولانا صدیق حسن خان نے نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام میں ان آیتوں کی تفسیر بیان کی ہے جن کا تعلق احکام سے ہے اور جن سے مسائل نکلتے ہیں اور جن کا جاننا شریعت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ ایسی آیتوں کی تعداد ان کے نزدیک تقریباً ۲۰۰ ہیں، حالانکہ دیگر ائمہ کے نزدیک ان کی تعداد ۵۰۰ ہیں، جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

فهذه الآيات التي يحتاج الي معرفتها راغب في معرفة الاحكام الشرعية
القرآنية، وقد قيل انها خمسمائة آية، وما صح ذلك، وانما هي مائتا آية أو
قريب من ذلك (۳)

مقدمے میں آپ نے اس بات کی بھی وضاحت کی ہے کہ میں نے مختصراً صرف مذکورہ آیات کی تفسیر بیان کی ہے اور صرف صحیح اور راجح اقوال کا انتخاب کیا ہے اور اگر کسی کو زیادہ تحقیق درکار ہو تو وہ میری دوسری تفسیر ”فتح البیان“ کا مطالعہ کریں، وہ لکھتے ہیں:

وها أنا أفسر تلك الآيات المشار اليها بتفسير وجيز جامع لماله وعليه، ولم
أخذ فيها من الاقوال المختلفة الا الأرجح، ومن الدلائل المتنوعة الا الأصح
الأصح... والفت بعد ذلك تفسيراً لمقاصد القرآن المسمى ”فتح البیان“
جامعاً للرواية والدراية والاستنباط والاحكام، فان كنت ممن يريد الصعود
على معارج التحقيق والقعود في محراب التدقيق، فعليك بذلك التفسير. (۴)

آپ کی یہ تفسیر شائع ہو چکی ہے، پاکستان میں اسے جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کالج فیصل آباد اور دیگر اداروں نے شائع کیا ہے۔ یہ تفسیر ۳۵۴ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں تفسیر کے آغاز میں دو صفحات پر مشتمل مختصر سا مقدمہ اور آخر میں ۵ صفحات پر مشتمل فہرہس بھی شامل ہے۔ تفسیر کے مقدمے میں آپ نے اس کی سن تالیف ۱۲۸۷ھ بتایا ہے، جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

وكانت بدايته في اول شهر صفر ونهايته فيه من حدود سنة سبع وثمانين

ومائتين والى الف الهجرية على صاحبها الصلاة والتحية. (۵)

فاضل مصنف نے اپنی تفسیر میں قرآن حکیم کے صرف ۳۴ سورتوں سے آیات احکام کو منتخب کیا ہے، ان میں البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ، الانعام، الاعراف، الانفال، براءۃ، ہود، النحل، الاسراء، طہ، الحج، النور، الفرقان، القصص، محمد، الفتح، الحجرات، النجم، الواقعة، الحديد، الحشر، الممتحنة، الجمعة، المنافقين، الطلاق، التحريم، نوح، المزمل، المدثر، الماعون، اور الکوثر شامل ہیں۔

اسی طرح آپ نے مذکورہ سورتوں کے تقریباً ۲۳۵ آیات کا انتخاب کر کے ان سے سینکڑوں مسائل واحکام کا استخراج کیا ہے۔ یہ مسائل جن آیات میں مذکور ہیں ان میں سے سورۃ البقرہ کے ۶۸، سورۃ النساء کے ۳۷، سورۃ المائدہ کے ۲۱، سورۃ الانفال کے ۱۳، سورۃ براءۃ کے ۲۱، سورۃ النور کے ۱۲، آیات شامل ہیں۔ جبکہ دیگر سورتوں کے ایک سے لے کر ۷ تک کے آیات سے مختلف قسم کے مسائل کا استخراج کیا ہے۔

صدیق حسن خان آیات احکام کو دو قسموں پر تقسیم کرتے ہیں، پہلی قسم میں وہ آیات ہیں جن کا مدلول واضح ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات ایسی آیات بھی ہوتی ہیں جن کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے استدلال کی ضرورت پیش آتی ہے، جیسے آیات وضو، تیمم وغیرہ۔ دوسری قسم وہ آیات ہیں جن سے مخصوص مسائل کے استدلال کی صحت اور عدم صحت پر فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے، مثلاً قرآن حکیم کی آیت مبارکہ لَسْرُكْبُوْهَا وَزَيْنَةً ط (۶) ”گھوڑے تمہاری سواری کے لئے ہیں اور تمہارے لئے زینت کا باعث ہیں“ بعض فقہاء نے اس آیت سے گھوڑے کے گوشت کی حرمت پر استدلال کیا ہے، لیکن یہ استدلال نہ تو قطعی ہے اور نہ بالکل واضح، وہ لکھتے ہیں:

ولم أستقص فيها نوعين من آيات الاحكام، أحدها ما مدلوله بالضرورة كقوله

سبحانه وتعالى واقيمو الصلوة واتو الزكوة للامان من جهله، الا أن تشتمل

الاية من ذلك على مالا يعلم بالضرورة بل بالاستدلال، فاذا كره لاجل القسم

الاستدلالی منها کایة الوضوء والتیمم. وثانیها ما اختلف المجتهدون فی صحة الاحتجاج فیہ علی أمر معین و لیس بقاطع الدلالة ولا واضحا... و ذلك کالاستدلال علی تحريم لحوم الخیل بقوله تعالیٰ یُنْتَرُ کَبُوها وَ زینة. (۷)

صدیق حسن خان اپنی تفسیر میں ہر سورۃ کی تفسیر شروع کرنے سے قبل اس سورۃ کا نام لکھتے ہیں، پھر یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ سورت کتنی آیات پر مشتمل ہے، اس کے بعد اس کا تذکرہ کرتے ہیں کہ یہ سورۃ مکی ہے یا مدنی یا کتنی آیتیں کے میں نازل ہوئیں اور کتنی مدینے میں۔ اگر اس سلسلے میں اختلافات ہیں تو اس کو بھی بیان کرتے ہیں اور اس بارے میں مختلف اقوال بھی نقل کرتے ہیں، مثلاً سورہ البقرہ کے آغاز میں لکھتے ہیں:

تفسیر سورہ البقرہ وہی مائتان وست وثمانون آية، قال القرطبي: مدنية نزلت فی مدد شتی، وقيل هی اول سورة نزلت بالمدينة الا قوله تعالیٰ واتفوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ فانها آخر آية نزلت من السماء ونزلت یوم النحر فی حجة الوداع بمنی، و آیات الرباء ایضاً من اواخر ما نزل من القرآن (۸) اسی طرح اگر ایک سورۃ کے کئی نام ہیں تو ان کو بھی بیان کرتے ہیں اور ان ناموں کا وجہ تسمیہ بھی ذکر کرتے ہیں، مثلاً سورۃ براءۃ کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

ولها أسماء منها سورة التوبة لأن فیها التوبة علی المؤمنین، وتسمى الفاضحة لأنه ما زال ينزل فیها؛ ومنهم، ومنهم، حتی کادت أن لا تدع احداً. وتسمى البحوث لأنها تبحت عن أسرار المنافقين الی غیر ذلك. (۹)

پہلی آیت جس کی فاضل مصنف نے تفسیر بیان کی ہے، وہ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۹ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ (الایة) ہے۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے آپ نے دو مسائل بیان کئے ہیں، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں جتنی چیزیں پیدا کی ہیں وہ مباح ہیں، جب تک اس کے ممنوع ہونے میں کوئی دلیل موجود نہ ہو، دوسرا مسئلہ یہ کہ مٹی کا کھانا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ان چیزوں کو مباح قرار دیا ہے جو زمین میں ہے نہ کہ نفس زمین۔ (۱۰) اور آخری آیت جس کی آپ نے تفسیر بیان کی ہے، وہ سورۃ الکوثر کی آیت فَصَّلِ لِرَبِّكَ وَانْحَرُ ۝ ہے، جس کی تفسیر میں آپ نے ائمہ کے مختلف اقوال نقل کئے ہیں۔ (۱۱)

نواب صدیق حسن خان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے کہیں کہیں شان نزول بھی بیان کرتے ہیں، اگر ایک آیت کی ایک سے زیادہ شان نزول منقول ہوں، تو ان کا بھی تذکرہ کرتے ہیں، مثلاً سورۃ التحریم کی پہلی آیت یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَهَلَ اللَّهُ لَكَ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اختلف فى سبب نزول الآية على أقوال الأول قول أكثر المفسرين... قال القرطبي! أكثر المفسرين على أن الآية نزلت فى حفصة وذكر القصة، وقيل بالسبب أنه كان نبي ﷺ يشرب عسلاً عند زينب بنت جحش فتواطت عائشة وحفصة أن يقول له إذا دخل عليهما: انا نجد منك ريح مغاير، وقيل: السبب المرأة التي وهبت نفسها للنبي ﷺ وسنده ضعيف، والجمع ممكن بوقوع القصتين، قصة العسل وقصة مارية. (۱۲)

نواب صدیق حسن خان حسب ضرورت الفاظ کی لغوی تشریح بھی بیان کرتے ہیں اور اس سلسلے میں مختلف ائمہ لغت کے اقوال نقل کرتے ہیں، مثلاً قصاص کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والقصاص أصله بقص الأثر أى اتباعه، وعنه القاص لانه يتبع الآثار. وقص الشعر اتباع اثره فكان القائل يسلك طريقاً من القتل يقص أثره فيها وعنه قوله تعالى فار تدا على آثارهما قصصاً، وقيل ان القصاص مأخوذ من القص وهو القطع يقال قصصت بينهما أى قطعته. (۱۳) اسی طرح آیت اَوْ لَمْ تُسْتَمِ الْنِسَاءَ (۱۴) کی تفسیر میں لمستم کی لغوی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: قیل المراد بما فى القرء تین الجماع، وقیل المراد به مطلق المباشرة، وقیل انه یجمع الامرین جمیعاً، وقال محمد بن زید الاولی فی اللغة ان یكون لا مستم بمعنی قبلتم ونحوه، ولمستم بمعنی غشیتم، واختلف العلماء فی معنی ذلك على اقوال فقالت فرقة الملاسة هنا مختصة بالید دون الجماع (۱۵)

صدیق حسن خان نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، قصاص، میراث، محرمات نکاح، حلال و حرام اور دیگر عبادات و احکام سے متعلق آیات کی تفسیر پوری شرح و بسط کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ (۱۶) ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے فقہاء اور مفسرین کی آراء بھی نقل کرتے ہیں، لیکن ان کے انداز بیان سے بسا اوقات یہ پتا نہیں چلتا کہ ان کے نزدیک کون سی رائے قابل ترجیح ہے، البتہ وہ یہ کوشش ضرور کرتے ہیں کہ آیت کی تشریح میں اگر کوئی حدیث موجود ہو تو اسے پیش کر دیا جائے، پھر جو رائے اس حدیث کے مطابق ہو اسے ترجیح دیتے ہیں، مثلاً اگر ایک مسلمان کسی ذمی کو قتل کرے تو اس صورت میں فقہاء احناف اور امام سفیان ثوری کی رائے یہ ہے کہ مسلمان قاتل سے قصاص لیا جائے گا، اس لئے کہ قرآن کریم میں حکم مطلق ہے۔ مکتب علیکم فی القصاص فی القتلی ط الحُرُّ بِالْحَرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ بِالْعَبْدِ (۱۷) اسی طرح آیت اِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ (۱۸) ان آیات میں مسلم و غیر مسلم کی کوئی قید نہیں۔ صدیق حسن خان اس مسئلہ میں جمہور فقہاء کی رائے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جمہور کی رائے میں مسلمان کو اس ذمی کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔ جمہور فقہاء اس حدیث کو

بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ لا یقتل مسلم بکافر ”مسلم کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا“ جمہور فقہاء کی رائے میں اس حدیث سے قرآن کریم کی آیات کا مفہوم متعین ہو گیا ہے۔ (۱۹) فاضل مصنف نے جمہور فقہاء کی رائے اور ان کی دلیل کو تو ذکر کر دیا ہے، لیکن فقہاء احناف اور امام ثوری کے بارے میں یہ نہیں بتایا کہ کے مطابق اس کے مخاطب مسلمان حکمران ہیں۔ یہاں پر وہ ایک اصولی بحث کرتے ہیں جو فقہی نقطہ نگاہ سے اہم ہے، ان کے الفاظ یہ ہیں، ووردھا علی سبب لا ینافی ما فیہا من العموم فالاعتبار بعموم اللفظ لا بخصوص السبب (۲۶) ”یعنی آیات مبارکہ کا کسی خاص پس منظر میں نازل ہونا حکم کی عمومیت کے منافی نہیں ہوتا، اس لئے اثبات احکام کے لئے عموم الفاظ کا اعتبار کیا جاتا ہے، کسی خاص سبب نزول کا اعتبار نہیں کیا جاتا“۔

مفسرین کے نزدیک تفسیر کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ قرآنی آیات کی تفسیر خود قرآن حکیم سے کی جائے، کیونکہ جو مضمون قرآن حکیم میں ایک جگہ مجمل ہے دوسری جگہ مفصل ہے۔ بہت سی آیات کا اجمال، اختصار و ابہام کلام اللہ ہی کی دوسری آیت کے ذریعے دور ہو سکتا ہے۔ اس تفسیر کا عنوان تفسیر القرآن بالقرآن ہے۔ صدیق حسن خان اپنی تفسیر میں اس طرز تفسیر پر بکثرت اعتماد کرتے ہیں، مثلاً آیت کریمہ یُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (۲۷) کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ تمام امور دین میں اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تم پر آسانی ہوگی نہ ہو۔ (۲۸) یہاں پر آپ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے۔ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ط (۲۹) اسی طرح آیت یَسْأَلُ لَوْنَكَ عَنِ الْاِهْلِيَّةِ (۳۰) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہلال اس چاند کا نام ہے جو مینے کے اول و آخر میں دکھائی دیتا ہے اور چاند کے بڑھنے اور گھٹنے میں حکمت یہ ہے کہ لوگوں کو اس کے ذریعے اپنی عبادات اور معاملات جیسے روزہ رکھنا، افطار کرنا، حج کرنا اور حمل کی مدت، عدت، اجارات وغیرہ کی مدت کے اوقات معلوم ہوں، اور اس کے مثل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِّيْنَ وَالْحِسَابِ ط (۳۱)

نواب صدیق حسن خان چونکہ حدیث نبوی ﷺ کے حجت شرعی ہونے پر مکمل ایمان و یقین رکھتے ہیں، اس لئے وہ آیات سے احکام کی تخریج میں احادیث سے اکثر استدلال کرتے ہیں اور اس طرح انہوں نے اپنی تفسیر میں احادیث کا اچھا خاصا ذخیرہ جمع کیا ہے، چند مثالیں ملاحظہ ہو:

۱- آیت وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ص (۳۲) ”اور عورتوں کے لئے بھی حقوق ہیں جو کہ مثل ان ہی حقوق کے ہیں جو ان عورتوں پر ہیں، قاعدہ (شرعی) کے موافق“ کی وضاحت میں یہ دو احادیث نقل کرتے ہیں۔ عن عمرو بن الاخوص ان رسول الله ﷺ قال الا ان لكم على نساء كم حقا وان لنسائكم عليكم حقا، اما حقكم على نساء كم فان لا يوطئن فرشكم من تكرهون ولا يأ

ذَن فِي بَيْتِكُمْ لَمَن تَكَرَّهتُمْ أَوْ أَحَقَبْتُمْ عَلَيْكُمْ أَنْ تَحْسِنُوا إِلَيْهِمْ فِي كِسْوَتِهِمْ وَطَعَامِهِمْ
(۳۳) دوسری حدیث ہے۔ عن معاوية بن حيدة القشيري انه سال النبي ﷺ ما حق المرأة على
الزوج! قال ان تطعمها اذا اطعمت وتكسوها اذا اكتسبت ولا تضرب الوجه ولا تهجر الا
في البيت. (۳۴)

۲. آیت حَافِظُوا عَلَيَّ الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَىٰ ق (۳۵) ”محافظت کرو سب نمازوں کی (عموماً)
اور درمیان والی نماز کی (خصوصاً)“ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔ اس بات
کے اثبات میں دوسرے دلائل کے علاوہ اس حدیث کو بھی بطور دلیل پیش کرتے ہیں: عن علیؑ قال: کنا
نراها الفجر حتی سمعت رسول الله ﷺ يقول يوم الاحزاب؛ شغلونا عن الصلاة
الوسطی صلاة العصر مالا لله قبورهم واجوافهم ناراً. (۳۶)

صدیق حسن خان اجتہاد کو ایک اصول کے طور پر تسلیم کرتے ہیں، اسی لئے وہ عہدہ قضاء کے لئے
اجتہاد کی شرط کو ضروری قرار دیتے ہیں، اس لئے کہ نظام قضاء کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ معاشرہ میں عدل
وانصاف قائم کیا جائے اور عدل وانصاف صحیح معنی میں وہی قائم کر سکتا ہے جو اجتہادی بصیرت رکھتا ہو، مقلد محض
یہ فریضہ انجام نہیں دے سکتا، لہذا قاضی کے لئے ضروری ہے کہ وہ علمی اور فکری لحاظ سے اس قابل ہو کہ زیر غور
مسائل میں اجتہاد کر سکے، جیسا کہ وہ آیت وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ط: (۳۷) کی
تفسیر میں لکھتے ہیں: اذالم يوجد دليل تلك الحكومة في كتاب الله ولا في سنة رسول الله ﷺ
فلا بأس باجتهد الرائي من الحاكم الذي يعلم حكم الله سبحانه وما هو أقرب الى الحق
عند عدم وجود النص، واما الحاكم الذي لا يدري بحكم الله ورسوله ولا بما هو أقرب
اليهما فلا يدري ما هو العدل لانه لا يعقل الحجة اذا جاءته فضلا عن أن يحكم بها بين
عباد الله. (۳۸) اجتہاد کے دلائل پیش کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں: ومن الأدلة على اشتراط الاجتهاد
قوله تعالى: وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (۳۹) وَالظَّالِمُونَ
(۴۰) وَالْفَاسِقُونَ (۴۱) ولا يحكم بما انزل الله الا من عرف التنزيل والتاويل، ومما يدل على
ذلك حديث معاذ لما بعثه ﷺ الى اليمن فقال له: بم تقضى؟ قال بكتاب الله، قال فان لم
تجد؟ قال بيسنة رسول الله ﷺ، قال فان لم تجد؟ قال بغير أي (۴۲)

نواب صدیق حسن خان اپنی تفسیر میں اگرچہ کلمات و مفردات کے معانی کی تعیین اور توضیح میں اکثر
قرآنی آیات، احادیث نبویہ، اقوال صحابہؓ و ائمہ اور لغت عرب سے استشہاد کرتے ہیں، لیکن دیگر مفسرین کی

طرح آپ بعض الفاظ و کلمات کی لغوی تحقیق میں اشعار عرب سے بھی استشہاد کرتے ہیں، مثلاً آیت وَمَا يَعْلَمُنَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ط (۴۳) کی تفسیر میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ایک قول یہ بھی ہے کہ يُعَلِّمَانِ اَعْلَامَ سے ہے نہ کہ تَعْلِيمَ سے، کیونکہ کلام عرب میں تعلم، اعلیٰ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور دلیل کے لئے آپ نے کعب بن مالک اور القظامی کے یہ دو اشعار نقل کئے ہیں۔

تعلّم رسول اللہ انک مدر کی وان وعید اُمنک کالاحد بالید

تعلّم أن بعد الغیّ رشداً وان لذلك الغی انقشاعاً (۴۴)

اسی طرح سورت الاعراف کی آیت قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ وَأَلَا تُمْ وَالْبَغْيَ بغيرِ الْحَقِّ (۴۵) کی تفسیر میں اثم کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اثم اس معصیت کو شامل ہے جو کسی گناہ کا سبب بنتا ہو اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اثم خاص نمر کو کہتے ہیں۔ دلیل میں یہ شعر پیش کرتے ہیں:

شربت الاثم حتی ضل عقلی کذک الاثم یذهب بالعقول (۴۶)

فاضل مصنف نے اپنی تفسیر میں جن مصادر سے مدد لی ہے، وہ درج ذیل ہیں۔

تفاسیر میں جن کتب کو پیش نظر رکھا ہے، ان میں الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، فتح القدير للشوکانی، تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، تفسیر الکشاف للزمخشری، احکام القرآن لابن العربی، جامع البیان للطبری، تفسیر الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن للتعالی، الدر المنثور للسيوطی اور تفسیر ابو السعود وغیرہ شامل ہیں۔

فن حدیث میں صحاح ستہ، سنن بیہقی، سنن الدار قطنی، مصنف ابن شیبہ، مصنف عبدالرزاق، شرح نیل الاوطار للشوکانی، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی یعلیٰ، کتاب الام للشافعی، سبیل السلام للعلامہ محمد بن اسمعیل بن صلاح، شرح معانی الآثار للطحاوی، صحیح ابن حبان، تاریخ الکبیر للبخاری، معجم للطبرانی، المستدرک للحاکم، اور مسک الختام شرح البلوغ المرام للحسن خان کے علاوہ جن ائمہ حدیث کی کتب سے مدد لی ہے، ان میں ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، عبد بن حمید، ابن جریر، البراء، ابو نعیم وغیرہ شامل ہیں۔

فقہ میں ائمہ اربعہ کے علاوہ جن فقہاء کے اقوال نقل کئے گئے ہیں، ان میں سفیان ثوری، ابو یوسف، امام

محمد، اوزاعی، ابن ابی لیلی، ابن شبرمہ، زہری، امام شعی، قاضی شریح، داود بن علی الظاہری، امام زفر، نخعی، ابن عبد البر، الشوکانی، ابو ثور اور ابن قیم وغیرہ شامل ہیں۔

لغت اور نحو صرف کے جن ائمہ کے حوالے سے آپ نے اپنی تفسیر میں کلام کیا ہے، ان میں ابن کيسان، الزجاج، ابو عبیدہ، انحوی، الخلیل، الفراء، الضحاک، الانخس، سیبویہ، ابی علی الفارسی، ابو جعفر النحاس، ابی عمرو الدوری اور الجوهری شامل ہیں۔ اسی طرح قرأت میں جن ائمہ قرأت کی قرأتیں زیر بحث لائی گئی ہیں، ان میں ابو عمار حمزہ بن حبیب، علی بن حمزہ بن عبد اللہ، الکسانی، ابن عامر، نافع اور عاصم وغیرہ شامل ہیں۔

حوالہ جات و حواشی

- (۱) الزرکشی، محمد بن عبد اللہ، البرہان فی علوم القرآن، بیروت، دار الفکر، ۱۹۸۸ء، ۲۲۔
- (۲) تفتیق امجد، نواب صدیق حسن خان کی خدمات حدیث، لاہور، بیت الحکمت، ۲۰۰۷ء، ۲۲۔
- (۳) نواب صدیق حسن خان، نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، مامون کانجن، فیصل آباد، جامعہ تعلیم الاسلام، ص ۱۰۔
- (۴) ایضاً، ص ۲۔
- (۵) ایضاً، ص ۲۔
- (۶) النحل، ۸۱۶۔
- (۷) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص ۱۰۔
- (۸) ایضاً، ص ۲۔
- (۹) ایضاً، ص ۲۵۱۔
- (۱۰) ایضاً، ص ۳۔
- (۱۱) ایضاً، ص ۳۳۸۔
- (۱۲) ایضاً، ص ۳۳۹۔
- (۱۳) ایضاً، ص ۱۶۔
- (۱۴) النساء، ۴: ۳۳۔
- (۱۵) ایضاً، ص ۱۳۸۔
- (۱۶) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: ص ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۲۰، ۲۳، ۳۲، ۴۲، ۱۰۶، ۱۱۶، ۱۱۹، ۱۳۲ وغیرہ۔
- (۱۷) البقرہ، ۱۷۸: ۲۔
- (۱۸) المائدہ، ۵: ۲۵۔
- (۱۹) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص ۱۷۔
- (۲۰) سنن ابی داؤد، کتاب الدیات، باب ایقاد المسلم بالکافر۔
- (۲۱) تفصیلی دلائل کے لئے ملاحظہ ہو: شمس الدین المعروف بقاضی زادہ آفندی، تکملہ فتح القدير لابن الهمام، کتاب الجنایات، باب ما یوجب القصاص وما لا یوجبہ، ۱۵۰۹: ۱۵۳۔
- (۲۲) البقرہ، ۲۲۹: ۲۔
- (۲۳) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص ۶۲۔
- (۲۴) النساء، ۵۸: ۳۔
- (۲۵) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص ۱۵۲۔

القلم... جون ۲۰۱۳ء

نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام (ایک تجزیاتی مطالعہ) (37)

- (۲۶) ایضاً، ص ۱۵۲. (۲۷) البقرہ، ۲: ۱۸۵.
- (۲۸) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص ۲۱. (۲۹) الحج، ۲۲: ۷۸.
- (۳۰) البقرہ، ۱۸۹: ۲. (۳۱) یونس، ۱۰: ۵. (۳۲) البقرہ، ۲: ۲۲۸.
- (۳۳) جامع ترمذی، ابواب النکاح، باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها.
- (۳۴) سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی حق المرأة علی زوجها
- (۳۵) البقرہ، ۲: ۲۳۸.
- (۳۶) صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب لمن قال الصلوٰۃ الوسطیٰ ہی صلوٰۃ العصر.
- (۳۷) النساء: ۴: ۵۸۔ (۳۸) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص ۱۵۳.
- (۳۹) المائدہ، ۵: ۴۴. (۴۰) المائدہ، ۵: ۴۵. (۴۱) المائدہ، ۵: ۴۷.
- (۴۲) سنن ابی داود، کتاب القضاء، باب اجتہاد الرأی فی القضاء. مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص ۱۵۳-۱۶۱۔
- (۴۳) البقرہ، ۲: ۱۰۳.
- (۴۴) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص ۵.
- (۴۵) الاعراف، ۷: ۳۳.
- (۴۶) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص ۲۳۷.